اعلیحضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں پر کتاب مستطاب

حیاتِ اعلیحضرت

تالیف لطیف

ملک العلماء مولانا ظفر الدین قادری رضوی

ترتیب و تہذیب

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مکتبہ نبویہ

گنج بخش روڈ، لاہور

اعلیٰحضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں پر کتاب مستطاب

حیاتِ اعلیٰحضرت

— تالیف لطیف —

ملک العلماء مولانا ظفر الدین قادری رضوی

— ترتیب و تہذیب —

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مکتبہ نبویہ ◎ گنج بخش روڈ ◎ لاہور

☆☆☆

نام کتاب ——— حیاتِ اعلیٰ حضرت

نام مؤلف ——— ملک العلماء محمد ظفر الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

موضوع کتاب ——— اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی زندگی کے حالات

سال تصنیف ——— ۱۹۳۸ء

سال طباعت جلد اول ——— ۱۹۶۰ء

سال طباعت مکمل ——— ۲۰۰۳ء

مقدمہ ——— ڈاکٹر مختار الدین احمد علی گڑھ (انڈیا)

ترتیب نو وتہذیب تازہ ——— پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم۔اے

تالیف سے طباعت تک ——— پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم۔اے

حروف چینی ——— محمد عالم مختار حق

کمپوزنگ ——— عزیز کمپوزنگ سنٹر دربار مارکیٹ لاہور 7236056

صفحات ——— ۱۰۸۰

ناشر ——— مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ لاہور

تقسیم کار ——— مکتبہ نبویہ، مرکزی مجلسِ رضا لاہور

قیمت اعلیٰ ایڈیشن ——— ۵۰۰ روپے

کوڈ نمبر ——— 2M63

ملنے کے پتے

- ☆ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا جاپان مینشن ریگل چوک کراچی
- ☆ افکارِ رضا ۱۶۷ ڈم ٹم کر روڈ بمبئی (انڈیا)
- ☆ اجمیری بک ڈپو ۱۶۷ ڈم ٹم کر روڈ بمبئی (انڈیا)
- ☆ ماہنامہ ''کنزالایمان'' ٹیا محل شاہ جہانی مسجد دہلی (انڈیا)

مرکزی مجلس رضا کے اراکین اور جہان رضا کے معاونین نصف ہدیہ ادا کریں گے

اولادِ رسول محمد میاں صاحب سجادہ نشین خانقاہ قادریہ برکاتیہ قاسمیہ مدظلہ العالی نے میری طلب پر روانہ فرمایا ہے۔

علم جفر میں کمال:

ایک دن نواب وزیر احمد خاں صاحب ایک کتاب جس میں انہوں نے تعریفات اشیا لکھی تھیں، اعلیٰ حضرت مدظلہ العالی کو بغرض اصلاح سنا رہے تھے، علم جفر کی تعریف سناتے وقت حضور نے فرمایا آپ نے علم زائچہ کی تعریف نہ لکھی، یہ علم جفر ہی کا ایک شعبہ ہے۔ اس میں جواب منظوم عربی زبان میں بحرِ طویل اور حرف ل کی روی میں آتا ہے اور جب تک جواب پورا نہیں ہوتا مقطع نہیں آتا۔ جس کو صاحب علم کی اجازت نہیں ہوتی نہیں آتا۔ میں نے اجازت حاصل کرنا چاہی اس میں کچھ پڑھا جاتا ہے، جس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواب میں تشریف لاتے ہیں۔ اگر اجازت عطا ہوئی حکم مل گیا ورنہ نہیں۔ میں نے تین چار روز پڑھا۔ تیسرے روز خواب میں دیکھا ایک وسیع میدان ہے اور اس میں ایک بڑا پختہ کنواں ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور چند صحابۂ کرام بھی حاضر ہیں۔ جن میں سے میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہچانا۔ اس کنوئیں میں سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام پانی بھر رہے ہیں۔ اس میں سے ایک بڑا تختہ نکلا کہ عرض میں ڈیڑھ گز اور طول میں دو گز ہوگا۔ اور اس پر سبز کپڑا چڑھا ہوا ہے جس کے وسط میں سفید روشن بہت جلی قلم سے ۱۵ ذا اسی شکل میں لکھے ہوئے تھے۔ جس سے میں نے یہ مطلب نکالا اس کا حاصل کرنا ہذیان فرمایا جاتا ہے۔ اس سے بقاعدہ جفر اذن نکل سکتا تھاہ کو بطور صدر مؤخر آخر میں رکھا، اس کے عدد ۵ ہیں۔ اب وہ اپنی پہلی جگہ سے ترقی کر کے دوسرے مرتبہ میں آ گئی، اور پانچ کا دوسرا مرتبہ پانچ دہائی ہے یعنی پچاس۔ جس کا حرف ن ہے یوں اذن سمجھا جاتا مگر میں نے اس طرف التفات نہ کیا اس فن کو چھوڑ دیا کہ ھذ کے معنی ہیں۔ ''فضول بک''

ظہور مہدی پر ایک گفتگو:

ملفوظات حصہ اول میں ہے کسی نے عرض کیا قیامت کب ہوگی اور ظہور امام مہدی

کب ہوگا؟ ارشاد فرمایا قیامت کب ہوگی اسے اللہ جانتا ہے' اور اس کے بتانے سے اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ قیامت ہی کا ذکر کرکے ارشاد فرماتا ہے۔

عالم الغیب فلا یظھر علی غیبه احدا الامن ارتضی من رسول اللہ غیب کا جاننے والا ہے وہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں فرماتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

امام قسطلانی وغیرہ نے تصریح فرمائی کہ اس غیب سے مراد قیامت ہے جس کا اوپر کی متصل آیت میں ذکر ہے۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے بعض علمائے کرام نے بملاحظہ احادیث حساب لگایا کہ یہ امت سن ہزار ہجری سے آگے نہ بڑھے گی۔ امام سیوطی نے اس کے انکار میں رسالہ لکھا **الکشف من تجاوز ھذہ الامة الالف** اس میں ثابت کیا کہ یہ امت ۱۰۰۰ھ سے ضرور آگے بڑھے گی۔ امام جلال الدین کی وفات شریف ۹۱۱ھ میں ہے اور اپنے حساب سے یہ خیال فرمایا کہ: ۱۲۰۰ھ میں خاتمہ ہوگا۔ بحمداللہ تعالیٰ اسے بھی چھبیس برس گذر گئے اور ہنوز قیامت تو قیامت اشراط کبریٰ میں سے کچھ نہ آیا۔ امام مہدی کے بارے میں احادیث بکثرت اور متواتر ہیں مگر ان میں کسی وقت کا تعین نہیں اور بعض[1] علوم کے ذریعہ مجھے ایسا خیال گذرتا ہے کہ شاید ۱۸۳۷ھ میں کوئی سلطنتِ اسلامی باقی نہ رہے گی اور ۱۹۰۰ھ میں حضرت امام مہدی ظہور فرمائیں۔ کسی نے دریافت کیا کہ حضور نے علم جفر سے معلوم فرمایا۔ ارشاد ہوا' ہاں اور پھر کسی قدر زبان دبا کر فرمایا آم کھایئے پیڑ نہ گنئے (پھر خود ہی ارشاد فرمایا) کہ میں نے دونوں وقت ۱۸۳۷ھ میں سلطنت اسلامی کا نہ رہنا اور ۱۹۰۰ھ میں امام مہدی کا ظہور فرمانا سید المکاشفین حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام سے اخذ کئے ہیں۔ اللہ اکبر کیسا زبردست واضح کشف تھا کہ سلطنت ترکی کا بانی اول عثمان پاشا حضرت کے مدتوں بعد پیدا ہوا مگر حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اتنے زمانے پہلے عثمان پاشا سے لے کر قریب زمانۂ اخیر تک جتنے بادشاہ اسلامی اور ان کے وزراء ہوں گے' رموز میں سب کا مختصر ذکر فرما دیا۔ ان کے زمانہ کے عظیم وقائع کی طرف بھی اشارے فرما دیئے۔ کسی بادشاہ سے اپنی اسی تحریر میں بہ نرمی خطاب

---

[1] یہ وہی بعض علوم ہیں جو حضور عالم ما کان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ کریم سے لدنی طور پر حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمائے گئے۔ ۱۲ عبید الرضا غفرلہٗ

فرماتے ہیں اور کسی پر حالت غضب کا اظہار ہوتا ہے۔ اس میں ختم سلطنت اسلامی کی نسبت لفظ ایقظ فرمایا اور صاف تصریح فرما دی کہ لا اقول ایقظ الهجرية بل ایقظ الجفريه میں نے ایقظ جفریه کا حساب کیا تو ۱۸۳۷ھ آتے ہیں اور انہیں کے دوسرے کلام سے ۱۹۰۰ھ میں ظہور امام مہدی کے اخذ کیے وہ فرماتے ہیں۔ رباعی

اذا دار الزمان علی حروف ببسم الله فالمهدیّ قاما

ویخرج فی الحطیم عقیب صوم الا فاقرء من عندی سلاما

خود اپنی قبر شریف کی نسبت بھی فرما دیا کہ اتنی مدت تک میری قبر لوگوں کی نظر سے غائب رہے گی مگر ''اذا دخل السین فی الشین ظهر قبر محی الدین'' (جب شین میں سین داخل ہوگا تو محی الدین کی قبر ظاہر ہوگی)۔ سلطان سلیم جب شام میں داخل ہوئے تو ان کو بشارت دی کہ فلاں مقام میں میری قبر ہے۔ (سلطان نے وہاں ایک قبہ بنوا دیا جو زیارت گاہ عام ہے۔) پھر اعلیٰ حضرت نے فرمایا چند جلد اول ۲۸، ۲۸ خانوں کی آپ نے تحریر فرما دی ہیں۔ جن میں ایک ایک خانہ لکھا اور باقی چھوڑ دیئے، اب اس کا حساب لگاتے رہیے کہ اس سے کیا مطلب ہے۔

ملفوظات حصہ دوم سفر حج کے بیان میں ہے'' میں نے یہ خیال کیا کہ یہ شہر کریم تمام جہان کا مرجع و ملجا ہے، اہل مغرب بھی یہاں آتے ہیں ممکن ہے کہ کوئی صاحب جفر دان مل جائیں کہ ان سے اس فن کی تکمیل کی جائے۔ ایک صاحب معلوم ہوئے جفر میں مشہور ہیں نام پوچھا معلوم ہوا مولانا عبدالرحمٰن۔ دہان حضرت مولانا احمد مکی کے چھوٹے صاحبزادے ہیں نام سن کر اس لئے خوش ہوا کہ یہ اور ان کے بڑے بھائی صاحب مولانا اسعد دہان کہ اب قاضی مکہ معظمہ ہیں مجھ سے سند حدیث لے چکے تھے۔ میں نے مولانا عبدالرحمٰن کو بلایا وہ تشریف لائے، کئی گھنٹے خلوت رہی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قاعدہ جوان کے پاس تھا ناقص تھا اس کی تکمیل ہوگئی۔ اسی کے مثل سرکار مدینہ میں واقعہ ہوا۔ وہاں ابھی ایک صاحب عبدالرحمٰن نام ہی کے ملے۔ یہ عبدالرحمٰن وہاں عربی مکی ہیں اور وہ عبدالرحمٰن آفندی ترکی شامی۔ کئی روز متصل تشریف لاتے اور دیر تک بیٹھ کر جاتے۔ ہجوم حضرت اہل علم و معززین کے سبب انہیں بات کا موقع نہ ملتا۔ ایک دن میں نے ان سے غرض پوچھی کہا تنہائی میں